کوائف پیش کیے ہیں جس سے مصر میں اقبالیات پر ہونے والے کاموں کا بہ خوبی اندازہ ہوتا ہے۔

یہ شاید ڈاکٹر نجیب جمال صاحب کے نام کے لاحقے ہی کا اثر ہے کہ ان کی ذات سے لے کر ان کے خیالات تک اور اس کے دیگر متعلقات بھی حُسن و جمال کے آئینہ دار نظر آتے ہیں۔ چناں چہ اس کتاب کی ترتیب و تسوید سے لے کر اس کی اشاعت تک جو حُسن اور سلیقہ کارفرما ہے وہ تو جب تک کتاب، ہاتھوں میں نہ ہو دیکھا نہیں جا سکتا بلکہ شاید کما حقہ محسوس بھی نہ کیا جا سکتا ہو۔

۳۔ کتاب کا نام :مجموعہ ء خطوط گیلانیؒ
مؤلف و مرتب :محمد راشد شیخ (انجینیئر)
ناشر :مکتبہ ء عمر فاروقؓ، شاہ فیصل کالونی، کراچی۔
ضخامت :۶۵۳ صفحات
اشاعت :۲۰۱۱ء
مبصر :پروفیسر محمد جاوید خالد، صدر شعبہ، اردو گورنمنٹ دہلی کالج، کراچی۔

علامہ مناظر حسین گیلانیؒ کی علمی حیثیت مستند ہے اور اس حیثیت میں ان کا خاص انداز ''طرز استدلال'' ہے۔ ان کی قوت مخالف کے دل میں اترتی چلی جاتی ہے۔ ان کا یہ ہنر سیرت میں (النبی الخاتم صلی اللہ علیہ وسلم) اور تدوین قرآن و حدیث و فقہ میں نمایاں ہے۔ شاید اسی وجہ سے اعلیٰ جامعات میں ان کی تصانیف شاملِ نصاب ہیں۔

طرزِ استدلال کے ساتھ ساتھ ان کا بڑا کمال حسنِ تحریر یعنی انشا پردازی ہے۔ ان کے مختصر جملے اور ان جملوں میں ایجاز و اختصار، اسلوب کی شگفتگی اور علمی و تحقیقی نکات کا بے ساختہ بیان اپنی مثال آپ ہے۔ ظاہر ہے کہ ایسے نابغہ روزگار کے تو عام مجلسوں کے روزمرہ جملے بھی اہمیت رکھتے ہیں۔ چہ جائیکہ فکر کی تابانی کے ساتھ قصداً خیالات کی قندیلیں روشن کی گئی ہوں۔ پھر اس کے لکھنے میں خطوط نگاری کی الگ سے اہمیت ہے۔ خود مؤلف نے ''عرض مرتب'' کے تحت بڑی خوب صورت بات لکھی ہے کہ:

> ''خطوط نگاری اپنے جذبات و احساسات کا فطری طریقہ ء اظہار ہے۔ اس کی سب سے بڑی وجہ یہ ہے کہ خط لکھتے وقت مکتوب نگار کے لاشعور میں یہ بات نہیں ہوتی کہ یہ خط کبھی شایع بھی ہوگا۔ یہی وجہ ہے کہ کسی شخص کے ذاتی افکار اور خیالات سے آگاہی حاصل کرنے کے لیے اس سے بہتر کوئی اور صنفِ ادب نہیں''۔

چناں چہ ایک طرف اگر علامہ گیلانی کے خطوط، پیش نظر مجموعہ خطوط نگاری میں ایک وقیع اضافہ ہے، تو دوسری جانب ان کی ترتیب واشاعت محمد راشد شیخ کا بلاشبہ ایک بڑا اور قابل قدر کارنامہ ہے۔

''مجموعہ خطوطِ گیلانی کا مطالعہ قاری کو ایک حیرت انگیز علمی و ادبی دنیا میں لے جاتا ہے۔ مولانا گیلانیؒ کی قوتِ مشاہدہ اور وسعتِ مطالعہ کھل کر سامنے آتی ہیں۔ زبان پر مضبوط گرفت اور اثر انگیز تراکیب کے ساتھ ان کے نجی خطوط بھی ایسے ہیں کہ ایک عالم، وسعتِ علم سیکھے اور ایک طالب علم آداب علم سے واقف ہو۔ پھر ان خطوں میں جو تاریخی یادداشتیں حوالہ جات کے طور پر آ گئی ہیں، عصری آ گہی میں ان کی اپنی الگ سے اہمیت ہے۔

کتاب میں مولانا کی مختصر سوانح بھی موجود ہے۔ آنے والے ادوار میں محققین کے لیے یہ خطوط اہم تحقیقی ماخذ قرار پا جائیں گے بلکہ اس کتاب کی مدد سے مولانا کی ایک تفصیلی سوانح کی تیاری بھی آسان ہے۔

محمد راشد شیخ یقیناً مبارک باد کے مستحق ہیں کہ ان کے ذریعہ ایک بڑا علمی و ادبی سرمایہ اہل نظر تک پہنچا۔ انھوں نے یہ کام بڑی محنت اور سلیقے سے کیا ہے۔ غیر مطبوعہ خطوط کی دستیابی ہی سخت محنت اور وقت طلب کام ہے۔ پھر اس کے بعد انھیں ایک خاص ترتیب میں ہونا، مختلف ادوار میں تقسیم کرنا، تفہیم کے لیے حواشی اور مضامین تحریر کرنا یہ سب وقت اور بھرپور توجہ چاہتا ہے محمد راشد نے اس مجموعے کو پورا وقت اور توجہ دی ہے۔ توقع کی جاتی ہے کہ اہل علم اسے قدر کی نگاہ سے دیکھیں گے۔